REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ ”ڈیلی الفضل ربوہ“

شرح چندہ:
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”
ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
یوم سہ شنبہ
فی پرچہ ایک آنہ تین پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے
۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ ‖ ۱۴ نبوت ۱۳۴۰ ہش ‖ ۱۴ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء ‖ نمبر ۲۶۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۳ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ مگر کھانسی کی تکلیف ابھی کچھ باقی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین

آزاد الجزائری حکومت موجودہ حالات میں فرانس سے صلح کی بات چیت نہیں کریگی

پہلے پانچ الجزائری وزراء کو رہا کیا جائے۔ آزاد الجزائری حکومت کے وزیر اطلاعات محمد یزید کا بیان

قاہرہ ۱۳ نومبر۔ آزاد الجزائری حکومت کے وزیر اطلاعات جناب محمد یزید نے کہا ہے کہ جب تک فرانسیسی حکومت پانچ الجزائری وزراء کو آزاد نہیں کرے گی۔ اس وقت تک آزاد الجزائری حکومت فرانس سے صلح کے مذاکرات شروع نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ خیال کرنا حقیقت بینی کے فقدان کے مترادف ہوگا کہ الجزائری محبان وطن ایک ایسے وقت میں مذاکرات منظور کر لیں جبکہ حکومت فرانس کی غلطی سے پانچ الجزائری وزراء اور دیگر ہزاروں حریت پسندوں کو موت کا خطرہ لاحق ہے۔ مسٹر یزید نے کہا کہ فرانسیسی حکومت پانچ وزراء اور الجزائر اور فرانس میں الجزائری قیدیوں سے جو سلوک کر رہی ہے۔ اس سے ان افراد کے ارادوں کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں جو آج فرانس کے نام پر مذاکرات کی باتیں کر رہے ہیں۔ وزیر اطلاعات محمد یزید کے بیان میں جن پانچ وزراء کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں حکومت آزاد الجزائر کے نائب وزیر اعظم محمد بن بیلا اور دیگر چار وزراء شامل ہیں۔ یہ وزراء گزشتہ پانچ سال سے فرانس کی ایک جیل میں نظر بند ہیں۔ ان وزراء اور دیگر ہزاروں الجزائری حریت پسندوں نے فرانس کی جیلوں میں یکم نومبر سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ اس وقت فرانس کی جیلوں میں ۹½ ہزار سے زیادہ حریت پسند بند ہیں۔

ریل گاڑیوں کو سوئی گیس سے چلانے کی تجویز پر غور

سات کروڑ ۳۶ لاکھ روپے کی سالانہ بچت

لاہور ۱۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی ٹرینوں کو سوئی گیس سے چلانے کی تجویز کے اقتصادی پہلو اور امکانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اگر اس تجویز پر عمل شروع ہو گیا۔ تو پاکستان کو سالانہ ۷ کروڑ ۳۶ لاکھ روپے زر مبادلہ کی بچت ہوگی۔ متذکرہ رقم پاکستانی ریلوں کے لئے ہر سال سات لاکھ ٹن سے زیادہ کوئلہ تیل اور ڈیزل وغیرہ درآمد کرنے پر صرف کی جاتی ہے۔ سوئی گیس کے استعمال کی صورت میں ان کی ضرورت نہیں رہے گی۔ سوئی گیس کو ریلوے انجنوں میں استعمال کے قابل بنانے کے لئے محکمہ ریلوے کو ایک گیس کمپریشر پلانٹ نصب کرنا پڑے گا۔ محکمہ ریلوے ڈیزل انجنوں کی تعداد میں بھی اضافہ کر رہا ہے۔

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ڈیڑھ ماہ لاہور میں زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء کو ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ مورخہ ۲۳ ستمبر کو آپ کا میو ہسپتال میں اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا تھا زخم مندمل ہونے پر ۷ نومبر کو آپ ہسپتال سے ڈسچارج ہوئے اور ۱۰ نومبر بروز جمعہ آپ ربوہ واپس تشریف لائے اور نماز جمعہ میں شریک ہوئے زخم اگرچہ مندمل ہو چکا ہے۔ تاہم کمزوری ابھی باقی ہے۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

اعلائے کلمۃ الحق کی غرض سے حاجی فیض الحق خانصاحب اور فضل احمد صاحب افضل ۱۴ نومبر کو روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ۱۳ نومبر۔ مکرم حاجی فیض الحق خانصاحب اور مکرم فضل احمد صاحب افضل اعلائے کلمۃ الحق کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کی غرض سے ۱۴ نومبر کو ۱۰ بجے صبح بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت [illegible] رخصت کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کراچی روانہ ہو گئے

اہل ربوہ نے پُرتپاک طریق پر آپ کو الوداع کہا

ربوہ ۱۳ نومبر۔ فضل عمر ہسپتال کے مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرونی ممالک تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۱۱ نومبر کو صبح دس بجے چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر پُرتپاک طریق پر آپ کو الوداع کہا اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ فضل عمر ہسپتال کے عملے نیز ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر کثیر التعداد احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بھی آپ کو الوداع کہنے کی غرض سے ریلوے سٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ احباب نے آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین

تنقید نگار اس امر کا جائزہ لیتا ہے کہ ادب کی کسی تخلیقی کوشش میں جذبات کا پہلو مناسب حدود سے تجاوز تو نہیں کرتا

بزم اردو کے زیر اہتمام ”تنقید نگار کے فرائض“ پر ڈاکٹر عبادت بریلوی کا لیکچر

ربوہ — مورخہ ۱۱ نومبر کو ۷ بجے شب اردو ادب کے مشہور نقاد جناب پروفیسر ڈاکٹر عبادت بریلوی نے بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ”تنقید نگار کے فرائض“ پر لیکچر دیتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ تنقید نگار کا ایک اہم فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ اس امر کا جائزہ لے کہ ادب کی کسی تخلیقی کوشش میں جذبات کا پہلو مناسب حدود سے تجاوز تو نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا ادبی تخلیق کا تعلق زیادہ تر جذبات سے ہوتا ہے اور جذبات کبھی کبھی مناسب حدود سے تجاوز کر کے کسی ادبی تخلیق میں عدم توازن کی کیفیت پیدا کر دیتے ہیں برخلاف اس کے تنقید نگار کو جذبات کی بجائے زیادہ تر شعور سے کام لینا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ امر اس کے فرائض میں داخل ہوتا ہے کہ وہ عدم توازن کی اس کیفیت کا پتہ لگائے۔

بزم اردو کی اس نشست میں صدارت کے فرائض شعبۂ فارسی پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر جناب شکور احسن نے ادا فرمائے۔ آپ اور جناب عبادت بریلوی بزم اردو کی دعوت پر اسی روز لاہور سے ربوہ تشریف لائے تھے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۶۱ء

قرآن اور حدیث

(۲)

منکرین حدیث احادیث کے متعلق جو اعتراضات کرتے ہیں ایک تاویل کا اختلاف ہے۔ حالانکہ تاویل کے اختلاف کا اعتراض تو قرآن کریم پر بھی کیا جاسکتا ہے۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات ہیں جن کے معانی کے متعلق اختلافات شروع ہی سے چلے آتے ہیں۔ خاصکر جن احادیث میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئیاں کی ہیں۔ اکثر ان کے سمجھنے میں غلطیاں لگ جاتی ہیں۔ ایک غلطی یہ ہوتی ہے کہ پیشگوئیاں کشوف اور رویا میں ہونے کی وجہ سے اکثر استعاروں میں بیان ہوتی ہیں۔ لوگ ان کو حقیقت پر محمول کر لیتے ہیں:

چنانچہ ذیل میں ہم ایک حوالہ مودودی صاحب کا پیش کرتے ہیں جس میں آپ نے دجال کی پیشگوئی کے متعلق استدلال کیا ہے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعینہٖ وہی الزام لگایا ہے جو جسٹس شفیع نے لگایا ہے۔

"یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ ان چیزوں کو تلاش کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت بھی نہیں عوام میں اس قسم کی جو باتیں مشہور ہیں۔ ان کی کوئی ذمہ داری اسلام پر نہیں ہے"
(ترجمان القرآن ستمبر اکتوبر ۱۹۴۵ء)

"دجال کے متعلق جتنی احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ ان کے مضمون پر مجموعی نظر ڈالنے سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ حضور کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس معاملہ میں جو علم تھا وہ صرف اس حد تک تھا کہ ایک دجال ظاہر ہونے والا ہے اس کی یہ اور یہ صفات ہونگی۔ اور وہ ان ان خصوصیات کا حامل ہوگا۔ لیکن یہ آپ کو نہیں بتایا گیا۔ کہ وہ کب ظاہر ہوگا کہاں ظاہر ہوگا اور یہ کہ آیا وہ آپ کے عہد میں پیدا ہو چکا ہے۔ یا آپ کے بعد کسی بعید زمانہ میں پیدا ہونے والا ہے۔ ان امور کے متعلق جو مختلف باتیں حضور سے احادیث میں منقول ہیں وہ دراصل آپ کے قیاسات ہیں جن کے بارے میں آپ خود شک میں تھے۔ کبھی آپ نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ دجال خراسان سے اٹھے گا۔ کبھی یہ کہ اصفہان سے اور کبھی یہ کہ شام وعراق کے درمیانی علاقہ سے پھر کبھی آپ نے ابن صیاد نامی اس یہودی بچے پر جو مدینہ میں (غالباً ۲ھ یا ۳ھ میں) پیدا ہوا تھا یہ شبہ کیا کہ شاید یہی دجال ہو...

یہ تردد اول تو ظاہر کرتا ہے کہ یہ باتیں آپ نے علم وحی کی بناء پر نہیں فرمائی تھیں بلکہ اپنے گمان کی بناء پر فرمائی تھیں۔ اور آپ کا گمان وہ چیز نہیں ہے۔ جس کے صحیح نہ ثابت ہونے سے آپ کی نبوت پر کوئی حرف آتا ہو۔ یا جس پر ایمان لانے کے لئے ہم مکلف کئے گئے ہوں۔ پھر جبکہ بعد کے واقعات سے ان باتوں کی تردید بھی ہو چکی ہے جو اس سلسلہ میں آپ نے گمان کی بناء پر فرمائی تھیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ خواہ مخواہ ان کو عقائد میں داخل رکھنے پر اصرار کیا جائے۔ ...... حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا۔ کہ شائد دجال آپ کے زمانہ ہی میں ظاہر ہو جائے۔ یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا۔ اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کئے جانا کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے۔ اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح فہم کہا جاسکتا ہے"۔
(ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء)

مودودی صاحب نے دجال کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کو ظاہر الفاظ پر محمول کر کے آپ پر یہ الزامات لگائے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دجال کے متعلق نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو علم دیا گیا تھا۔ وہ کشوف اور رویا کے ذریعہ دیا گیا تھا۔ اور کشوف اور رویا ہمیشہ تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ جیسا کہ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کے رویا کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے جس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ اب جہاں تک دجال کے متعلق احادیث کا تعلق ہے۔ یہ تو ممکن ہے کہ کوئی بات محدثین سے غلطی سے احادیث میں داخل ہو گئی ہو۔ یا آپ ہی سے کسی تفصیل کو سمجھنے میں اجتہادی غلطی ہو گئی ہو۔ مگر (نعوذ باللہ) پیشگوئی کو بھی قیاسات کی لاٹھی سے ہانک دینا بڑے درجہ کی جسارت ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف "ازالہ اوہام" میں نہایت وضاحت سے دجال کے متعلق پیشگوئیوں پر بحث فرمائی ہے۔ پوری کیفیت تو اصل کو پڑھنے سے معلوم ہوسکتی ہے۔ ہم یہاں صرف ایک مختصر اصولی حوالہ پیش کرتے ہیں:

"سو اسے بھائیو یقیناً سمجھو کہ اس حدیث اور ایسا ہی اس کی مثال کے ظاہری معنے ہرگز مراد نہیں۔ اور قرائن تو یہ ایک شمشیر برہنہ کی طرح اس کوچہ کی طرف جانے سے روک رہے ہیں۔ بلکہ یہ تمام حدیث ان مکاشفات کی قسم میں سے ہے جن کا لفظ لفظ تعبیر کے لائق ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں ایک دوسری مسلم کی حدیث لکھ کر ابھی ثابت کر آیا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود اقرار اس بات کا فرماتے ہیں۔ کہ یہ سب بیانات میرے مکاشفات میں سے ہیں۔ اور اس دمشقی حدیث میں بھی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کانی کا لفظ موجود ہے۔ اور وہ بھی بآواز بلند پکار رہا ہے۔ کہ یہ سب باتیں عالم رویا اور کشف میں سے ہیں۔ جن کی مناسب طور پر تاویل ہونی چاہیئے۔ چنانچہ ملا علی قاری نے بھی یہی لکھا ہے اور خدا تعالےٰ کا قانون قدرت جو موافق آیت کریمہ خلق الانسان ضعیفا۔ انسان کی کمزوری پر شاہد ناطق ہے کسی آدم زاد کے لئے ایسی قوت و طاقت تسلیم نہیں کرتا۔ کہ وہ ہوا کی طرح ایک دم میں مشارق و مغارب کا سیر کر سکے۔ اور آسمان کے سب اجرام اور زمین کے سب ذرات اس کے تابع ہوں تعجب کہ جب خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مضمون اس حدیث کا از قبیل کشوف و رویائے صالحہ ہے۔ یعنی قابل تعبیر ہے۔ تو پھر کیوں خواہ نخواہ اس کے ظاہر معنوں پر زور ڈالا جاتا ہے۔ اور کیوں خوابوں کی طرح اس کی تعبیر نہیں کی جاتی؟ یا کشوف متشابہ کی طرح اس کی حقیقت حوالہ بخدا نہیں کی جاتی؟ زکریا کی کتاب کو دیکھو جو ملاکی سے پہلے ہے کہ کس قدر اس میں اسی قسم کے مکاشفات لکھے ہیں۔ مگر کوئی دانشمند ان کو ظاہر پر حمل نہیں کرتا۔ ایسا ہی حضرت یعقوب کا خدا تعالےٰ سے کشتی کرنا جو توریت میں لکھا ہے کوئی عقل اس کشف کو حقیقی معنی پر حمل نہیں کرسکتا۔"
(ازالہ اوہام حصہ اول ۲۱۶ - ۲۱۷)

مسلمان اور عیسائیت

ایک خبر ہے۔

"ٹوبہ ٹیک سنگھ (بذریعہ ڈاک) آج بروز جمعۃ المبارک مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی خطیب جامع مسجد غلہ منڈی نے خطبہ جمعہ دیتے ہوئے بتایا کہ وزارت تعلیم کے سرکلر جاری ہونے کے باوجود کراچی میں جو عیسائی مشنری کے زیر اہتمام سکول کام کر رہے ہیں۔ ان سکولوں کے پرنسپلوں نے طلباء کے والدین اور سرپرستوں کو اطلاع دی ہے کہ آئندہ تعلیمی سال سے جونیر سکول کے طلباء کو بائیبل اور انگلش اور سینیر سکول کے طلباء کو بائیبل اور آرٹ میں سے ایک مضمون لینا لازمی ہوگا۔ چونکہ انگلش اور آرٹ مشکل مضمون ہیں۔ ان کے مقابلے میں بائیبل آسان ہے۔ اس لئے طلباء پاس ہونے کی نیت سے بائیبل کو ترجیح دیں گے یعنی تثلیث کی تعلیم کے لئے مجبور ہوں گے جس سے طلباء کے ناپختہ ذہنوں پر برا اثر پڑے گا۔ دوسرا انہوں نے بتایا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تقریباً چودہ برس سے عیسائیوں کا کوئی مبلغ نہیں آیا تھا۔ مگر پچھلے ہفتے ایک عیسائی مبلغ آیا۔ اس نے بازار میں جہاں دو تین فرلانگ تک کسی عیسائی کا وجود ہی نہیں ہے اسلام کے خلاف برسرعام یہ کہتا پھر رہا تھا "لوگو پرانا مذہب چھوڑ کر نئے مذہب میں داخل ہو جاؤ پرانی باتیں چھوڑ دو اور نئی باتوں پر عمل کرو۔ میں عیسائی مبلغ ہوں تمہیں یہ راستہ دکھانے آیا ہوں" اس قسم کی لغویات مسلمانوں کے مجمع عام کہتا پھر رہا تھا۔ اس کے خلاف احتجاج کیا گیا۔" (ترجمان اسلام ۱۰ نومبر ۱۹۶۱ء)

حیرانی کی بات ہے کہ جب مسلمانوں کے نزدیک اسلام ہی ایک سچا دین اور موجودہ عیسائیت باطل ہے تو اس سے ڈرنے کی وجہ کیا ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سے ہی اسلام کا مقابلہ عیسائیت سے ہوتا چلا آیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر زمانے میں ایسے علمائے حق موجود رہے ہیں۔ جنہوں نے عیسائیت کو ہر محاذ پر شکست دی ہے۔ چنانچہ موجودہ زمانے میں چونکہ عیسائیت کا پروپیگنڈہ ساری دنیا میں بڑے زور سے ہو رہا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے حالات کے مطابق بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نیا علم کلام دیا ہے۔ جس کے مقابلہ میں عیسائیت ہر محاذ پر شکست کھا رہی ہے۔ اس لئے ہمیں یقین ہے۔ کہ جب تک اس نئے علم کلام کو مسلمان نہ اپنائیں گے اس وقت تک عیسائیت کے فروغ کا خطرہ لگا رہے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق اس وقت کے مسلمانوں کے بعض ایسے عقیدے بن گئے ہوئے ہیں۔ جو عیسائیوں کو عیسائیت کی تبلیغ میں مدد دے رہی ہے۔ حالانکہ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت محکم دلائل سے ثابت کر دیا ہے۔ یہ عقائد حقیقت اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ ان عقائد میں سے حیات مسیح کا عقیدہ نہایت خطرناک ہے اس عقیدہ کی وجہ سے ایک عیسائی مبلغ کو مسلمانوں کو ورغلانے کا بڑا موقعہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض اور عقائد ہیں۔ جن سے حضرت مسیح علیہ السلام کو خدائی طاقتوں کا حامل ثابت کرنا کچھ مشکل نہیں۔ اس طرح مسلمان خود الوہیت مسیح کے عقیدہ کی بنیاد بہم پہنچاتے ہیں۔ جن سے عیسائیت کو تقویت پہنچتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام بنیادوں کو گرا دیا ہے جن پر مسیحیت کی عمارت قائم ہے۔

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

ہر موقع اور ہر مرحلہ پر اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی تائید و نصرت فرمائی

الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی نہایت پُر معارف تفسیر

فرمودہ ۲۹ جون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۲)

ابوطالب کے لئے یہ موقعہ نہایت نازک تھا

وہ اپنی قوم میں نہایت معزز سمجھے جاتے تھے۔ اور لوگ انہیں اپنا لیڈر تسلیم کیا کرتے تھے اور لیڈری کی خاطر بعض اوقات انسان اپنے عزیز ترین رشتہ داروں اور بیٹوں تک کو چھوڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے چنانچہ ابوطالب نے اپنی قوم سے مرعوب ہو کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور کہا اے میرے بھتیجے! اب تیری باتوں کی وجہ سے قوم سخت مشتعل ہو چکی ہے اور اب معاملہ اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ قریب ہے کہ وہ لوگ کوئی سخت قدم اٹھائیں جو تمہارے لئے اور میرے لئے بھی تکلیف دہ ہو تو نے ان کے عقلمندوں کو سفیہ ان کے بزرگوں کو شرابر یہ اور ان کے معبودوں کا نام ہیزم جہنم اور وقود النار رکھا ہے اور خود ان کو رجس اور پلید کہا ہے اس لئے میں محض تمہاری خیر خواہی کے لئے

تمہیں یہ مشورہ دیتا ہوں

کہ اس دشنام دہی سے باز آجاؤ ورنہ میں اکیلا ساری قوم کے مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا ساری قوم کے رؤسا وفد کی صورت میں میرے پاس آئے ہیں اور انہوں نے مجھے کہا ہے کہ اب دو رستوں میں سے کوئی سا رستہ اپنے لئے تجویز کر لو یا تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے کہو کہ وہ ہمارے بتوں کو گالیاں نہ دیا کرے اور یا پھر اس کی حفاظت سے دستبردار ہو جاؤ اس لئے اے میرے بھتیجے یہ موقعہ میرے لئے نہایت نازک ہے اور میرے لئے اپنی قوم کو چھوڑنا مشکل ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ابوطالب کی یہ باتیں سنیں تو آپ نے محسوس کیا کہ جس شخص نے میرے لئے آج تک اتنی تکلیفیں اٹھائی ہیں اور جس کے میرے ساتھ اتنے قدیم تعلقات ہیں اور جس نے میرے ساتھ وفا کے عہد کئے ہوئے ہیں یہ تعلقات آج ٹوٹتے نظر آ رہے ہیں اور

دنیوی اسباب کے لحاظ سے

میرا یہ سہارا بھی مخالفت کے بوجھ کے نیچے دب رہا ہے چنانچہ ان باتوں کا خیال کر کے آپؐ چشم پر آب ہو گئے اور فرمایا اے چچا میں نے ان لوگوں کے بتوں کے حق میں جو کچھ کیا ہے وہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہار حقیقت ہے اور میں اسی کام کے لئے دنیا کی طرف بھیجا گیا ہوں کہ ان لوگوں کی خرابیاں ان پر ظاہر کر کے انہیں راہ راست کی طرف بلاؤں پس میں کسی مخالفت یا موت کے ڈر سے حق کے اظہار سے رک نہیں سکتا میری زندگی تو اس کام کے لئے وقف ہو چکی ہے اس لئے اے چچا! میں آپ کے اور آپ کی قوم کے درمیان کھڑا نہیں ہونا چاہتا۔ اگر آپ کو کسی تکلیف یا اپنی کمزوری کا خیال ہے تو میں آپ کو بخوشی اجازت دیتا ہوں کہ آپ مجھے

اپنی پناہ میں رکھنے سے دستبردار ہو جائیں

باقی رہا احکام الٰہی کو ان لوگوں تک پہنچانے کا سوال۔ تو میں اس کام سے کبھی رک نہیں سکتا۔ خواہ میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے اور خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند بھی لا کر رکھ دیں تب بھی میں اپنے اس فریضہ کی ادائیگی سے باز نہیں رہ سکتا یہ باتیں کہتے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر رقت کی سی حالت طاری تھی اور آپؐ یہ خیال فرما رہے تھے کہ میرے ساتھ وفا اور محبت کرنے والا میرے رشتہ داروں میں سے یہی ایک میرا چچا تھا اور یہ رشتہ مروت بھی آج ٹوٹتا نظر آ رہا ہے مگر جس وقت آپؐ یہ خیال فرما رہے تھے کہ وفا محبت اور مروت کا یہ رشتہ آج ٹوٹ رہا ہے اس وقت

اللہ تعالیٰ عرش پر کہہ رہا تھا

الیس اللہ بکاف عبدہٗ؟ اے محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) کیا ہم اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہیں؟ دشمنوں نے بے شک اپنا پورا زور لگا دیا ہے کہ یہ رشتہ ٹوٹ جائے انہوں نے بے شک اپنی طرف سے پوری کوششیں کی ہیں کہ یہ رشتہ محبت قطع ہو جائے مگر اے محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہم اس رشتے کو کبھی ٹوٹنے نہیں دیں گے چنانچہ خدا تعالےٰ نے ابوطالب کے دل کو نرم کر دیا اور وہ ابوطالب جسے قوم کی سرداری کو عزیز رکھنے کا خیال آ رہا تھا وہ ابوطالب جسے قوم کی لیڈری کا خیال آ رہا تھا اسکے اندر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت

جوش مارنے لگی اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اس نے رقت بھری آواز میں کہا اے میرے بھتیجے! جا اور اپنے کام میں اسی طرح لگا رہ جب تک میں زندہ ہوں اپنی طاقت کے مطابق تیرا ساتھ دوں گا۔ اب دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس نازک موقعہ پر الیس اللہ بکاف عبدہٗ کا نمونہ دکھایا اور ابوطالب جو دنیا دار آدمی تھے اور قریب تھا کہ وہ قوم کی سرداری اور لیڈری کی طرف جھک جائیں اللہ تعالےٰ نے ان کے دل پر ایسا تصرف کیا کہ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلہ میں قوم کی سرداری اور لیڈری کو بھی ترک کرنے پر آمادگی کا اظہار کر دیا۔ اس کے بعد کفار مکہ کی مخالفت اور بھی زیادہ تیز ہو گئی اور انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب

ابوطالب کو ایک آخری نوٹس

دینا چاہیئے چنانچہ وہ ایک میدان میں جمع ہوئے اور انہوں نے اپنا ایک نمائندہ ابوطالب کی طرف بھیجا اور کہلا بھیجا کہ ہم فلاں میدان میں جمع ہیں اور یہ ہماری طرف سے آخری نوٹس ہے۔ پہلے تو ہم نے صرف صلح کا نوٹس دیا تھا مگر اب ہم جنگ کا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدق و وفا

"ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔ آپؐ نے ہر ایک قسم کی بد تحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب و تکالیف اٹھائے لیکن پروا نہ کی یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ان اللہ وملٰئکتہٗ یصلّون علی النبی۔ یاایھا الذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیماً۔ (س ۲۲) ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے تمام فرشتے رسولؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم درود و سلام بھیجو نبیؐ پر +

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپؐ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپؐ کی روح میں وہ صدق و وفا تھا۔ اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۷-۳۸)

نوٹس دے رہے ہیں کہ جب تک تم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہمارے حوالہ نہ کرو ہم یہاں سے ہرگز نہیں ہلیں گے۔ ورنہ ساری قوم تمہارا اور مسلمانوں کا مقاطعہ کر دے گی۔ یہ وقت پھر ابوطالب کی آزمائش اور امتحان کا وقت تھا۔ اور اس نوٹس میں صرف یہی نہیں کہا گیا تھا کہ تمہاری قوم تمہیں چھوڑ دے گی بلکہ یہ دھمکی بھی دی گئی تھی کہ قوم تمہارا مقاطعہ کر دے گی۔ گویا یہ آخری پتھر تھا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے رستہ میں ڈالا گیا مگر

خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھو

ادھر ابوطالب نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو جمع کیا اور سارے حالات ان کے سامنے رکھ کر کہا اب قوم کی مخالفت حد سے بڑھتی جا رہی ہے اور رؤسائے قریش نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر تم نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ نہ چھوڑا تو تمہارا مقاطعہ کر دیں گے۔ اس لئے ہمیں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ ابوطالب کی اس تحریک پر سوائے ابولہب کے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے باقی تمام لوگوں نے اتفاق کا اظہار کیا اور قومی غیرت کی وجہ سے وہ دوسروں کے مقابلہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اعانت کے لئے تیار ہو گئے۔ اور خدا تعالیٰ کی حکمت کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے وہ افراد بھی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت تکالیف دیا کرتے تھے انہوں نے بھی عہد کیا کہ ہم بہرحال محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ دیں گے۔ اور اس طرح

پھر خدا تعالیٰ کا فضل نازل ہوا

کہ صرف ابوطالب ہی نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے دوسرے دشمنوں کے منہ سے بھی کہلوا دیا کہ ہم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ دیں گے۔ چاہے قوم ہمارا مقاطعہ ہی کیوں نہ کر دے۔ چنانچہ ابوطالب نے ان پیغام بھیجنے والے رؤسا کو کہلا بھیجا کہ جو تمہارے جی میں آئے ہمارے ساتھ کرو۔ میں کبھی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو تمہارے سپرد نہیں کر سکتا اور ان کی حمایت سے دست بردار نہیں ہو سکتا اس وقت جبکہ کفار مکہ نے اپنی تمام کوششیں صرف کر دی تھیں۔ اور اس وقت جبکہ انہوں نے ہر قسم کی دھمکیاں دیکر ابوطالب کو آپ کی حمایت سے ہٹانا چاہا تھا۔ خدا تعالےٰ عرش پر کہہ رہا تھا الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو دلگیر مت ہو۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو کوئی اندیشہ مت کر اور اے محمد تجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ہم خود تیرے دشمنوں کو ان کے ارادوں میں خائب و خاسر کر دیں گے اور انہی دشمنوں میں سے کچھ لوگ ایسے تیار کر دیں گے جو اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر تمہاری حمایت کا اعلان کریں گے۔

پھر ایک عجیب بات ہے

جس کی طرف پہلے کسی مؤرخ کا ذہن نہیں گیا صرف مجھے ہی خدا تعالےٰ نے سمجھائی ہے یہ ہے کہ وہی میدان جس میں کفار مکہ جمع ہوئے تھے اور اپنا نمائندہ بھیج کر ابوطالب سے مطالبہ کیا تھا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہمارے حوالہ کر دو۔ اسی میدان میں فتح مکہ کے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلامی جھنڈے گاڑے اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے بتا دیا کہ اے کفار تم یہاں جمع ہو کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بلاتے تھے اس لئے کہ تم جو چاہو اس کے ساتھ سلوک کرو۔ اب ہم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اسی میدان میں لائے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ جو سلوک تم چاہو اس کے ساتھ کرو۔ بلکہ اس لئے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو سلوک چاہے تمہارے ساتھ کرے تم تو محمد رسول اللہ صلعم کو اس لئے میدان میں مانگ رہے تھے کہ تم اس کے ساتھ جو چاہو سلوک کر سکو۔ اور ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اس میدان میں لے بھی آئے ہیں۔ مگر اس لئے نہیں کہ

تم جو چاہو اس کے ساتھ سلوک کرو

بلکہ اس لئے کہ وہ جو چاہے تمہارے ساتھ سلوک کرے۔ غرض کفار مکہ کے مطالبہ کے مقابلہ میں پہلے تو اللہ تعالےٰ نے یہ معجزہ دکھایا۔ کہ انہی مطالبہ کرنے والوں کے ساتھیوں اور شدید ترین دشمنوں میں سے کچھ لوگ الگ ہو گئے۔ اور انہوں نے اعلان کیا کہ ہم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو مطالبہ کرنے والوں کے سپرد نہیں کریں گے اور یہ کہنے والے وہی دشمن تھے جو ہر روز رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتے تھے اور آپ پر پتھراؤ کیا کرتے تھے۔ اور

دوسرا معجزہ اللہ تعالےٰ نے یہ دکھایا

کہ وہ آپ کو اسی میدان میں لایا جہاں بیٹھ کر ائمۃ الکفر نے آپ کے خلاف میٹنگ کی تھی اور ابوطالب سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان کے حوالے کر دیں۔ مگر اس حالت میں کہ آپ کے ساتھ وہ سلوک نہ ہو جو مکہ والے آپ کے ساتھ کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ مکہ والوں کے ساتھ وہ سلوک ہو جو آپ ان کے ساتھ کرنا چاہیں۔

(باقی)

احمدی بچوں کے رسالہ تشحیذ الاذہان ربوہ پر اخبار بدر قادیان کا تبصرہ

احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے دار الہجرت ربوہ سے یہ مفید رسالہ پانچ سال سے جاری ہے اس وقت مکرم شیخ خورشید احمد صاحب کی ادارت میں بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔ ہر پرچہ احمدی بچوں کی دلچسپی کیلئے مفید مضامین کہانیوں۔ دلچسپ پہیلیوں اور عمدہ نظموں سے پُر ہوتا ہے۔ اس رسالہ کا تازہ پرچہ ماہ اکتوبر اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ سرورق بڑا دیدہ زیب جس پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی زمانہ طالب علمی کی جاذب نظر تصویر ہے۔ اور آخری صفحہ پر حضور ہی کا فوٹو ہے۔ جو خدام الاحمدیہ کے ایک گذشتہ سالانہ اجتماع میں رونق افروز ہونے کے موقعہ پر لیا گیا۔ ربوہ کے روز و شب کے عنوان سے مختصر اشاعت کی چیدہ چیدہ دلچسپ اور مفید خبریں اور مرکزی احوال و کوائف بیان کئے گئے ہیں۔ اراکین مجلس اطفال الاحمدیہ کے لئے ہر ماہ مقررہ عنوان پر انعامی تحریری مقابلہ ہوتا ہے۔ جس میں اوّل، دوم، سوم آنے والوں کے مضامین رسالہ میں درج ہوتے ہیں اور یہ ایک مفید طریق ہے جس سے بچوں کو مضمون نگاری اور دینی مسائل سے رغبت اور دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ زیر نظر پرچہ میں "خلافت کی برکات" پر تین مختصر مگر عمدہ مضامین درج ہیں۔ "مجلس اطفال الاحمدیہ کیوں قائم ہوئی" کے عنوان سے سوال و جواب کے رنگ میں روشنی ڈالی گئی ہے "جیب تصویر" کے عنوان سے ایک سبق آموز کہانی درج ہے۔ جو ان الفاظ میں ختم ہوتی ہے:-

"جو شخص اپنے ماں باپ کو خوش نہیں رکھتا وہ ہمیشہ نقصان اٹھاتا اور دنیا سے بے نیل و مرام واپس جاتا ہے"

علاوہ ازیں نامہ و پیام کے عنوان سے بچوں کے معصوم اور سادہ سوالات کے جواب بھی شامل ہیں۔ الغرض یہ مفید رسالہ ہر احمدی گھر میں پہنچنا ضروری ہے یہ نونہالان جماعت کی دینی تربیت کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ چندہ سالانہ صرف پانچ روپیہ (بدر ۲ نومبر ۱۹۶۱ء)

(شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اظہارِ تشکر

(از محترم میاں محمد شریف صاحب ای اے سی ریٹائرڈ ربوہ)

اللہ تعالےٰ کا بہت بہت شکر ہے اور اس کا محض فضل و احسان ہے کہ میری بیٹی عزیزہ رضیہ بیگم زوجہ میاں گل محمد صاحب نیر افسر لاہور کا پتہ کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے اور اب وہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیریت لاہور میں اپنے گھر واپس آ گئی ہے۔ لیکن ابھی کمزوری بہت ہے۔ اس لئے جملہ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا فرمائیں۔ جن دوستوں اور بزرگوں نے پہلے دعائیں کی تھیں خاکسار ان کا بہت شکر گذار ہے

(محمد شریف ریٹائرڈ ای اے سی مقیم دار الصدر غربی۔ ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو بعد نماز جمعہ مسجد دار الذکر لاہور میں عزیزم ملک جاوید الرحمٰن صاحب ابن ملک عبد الرحمٰن صاحب ملز اونر قصور کے نکاح کا اعلان مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ لاہور نے کیا۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

(ملک خلیل الرحمٰن از قصور)

جماعت احمدیہ بھلکہ حلقہ بھیرہ کا اہم تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ بھلکہ حلقہ بھیرہ ضلع سرگودھا ۱۸-۱۹ نومبر ۱۹۶۱ء بروز ہفتہ و اتوار ایک تربیتی جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ علمائے کرام مرکز سے تشریف لائیں گے۔ قرب و جوار کی جملہ جماعتوں کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

(سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ بھلکہ)

مشرقی افریقہ میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی مساعی

چونسٹھ افراد کا قبول اسلام - دو صوبوں کا تبلیغی دورہ - آرچ بشپ کو دعوت مباحثہ

اسلام کے متعلق عیسائیوں کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ - لٹریچر کی وسیع اشاعت

رپورٹ کارگذاری از مئی تا جولائی سنہ ۱۹۶۱

از مکرم مولوی محمد منور صاحب انچارج ٹانگانیکا مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

دو صوبوں کا تبلیغی دورہ

پاکستان میں نو ماہ کی رخصت گزار کر ۲ مئی نیروبی پہنچ گیا۔ جناب رئیس التبلیغ صاحب مشرقی افریقہ کی زیر ہدایت صوبہ رفٹ ویلی (RIFT VALLEY) اور صوبہ نیانزا (NYANZA) کا دورہ کیا جو ماہ مئی کے آخر تک جاری رہا نکورو اور ایلڈوریٹ میں قیام کر کے ایک ہزار سواحیلی اشتہارات تقسیم کئے۔ سواحیلی کتب فروخت کیں۔ بازار اور مارکیٹ میں افریقنوں سے تبادلۂ خیالات کیا۔ نکورو شہر میں ریلوے کے ایک عیسائی کلرک نے اپنے ہاں مدعو کیا۔ انہوں نے چھ اور عیسائی احباب کو بھی بلایا ہوا تھا۔ دو گھنٹے تک وہاں اسلام اور عیسائیت کے بارہ میں گفتگو ہوتی رہی۔ سب نے بڑی دلچسپی سے میری باتوں کو سنا اور اسلامی تعلیم اور پیشگوئیوں کے متعلق سوالات کرتے اور محظوظ ہوتے رہے۔ انہوں نے اگلے دن بھی ملاقات کی خواہش کی اور اب ان کے چھ اور احباب بھی گفتگو میں شامل ہونے کے لئے آئے ہوئے تھے اس دن بھی تفصیل کے ساتھ ان کو اسلام کی تبلیغ کی گئی۔

شہر اور مارکیٹ میں چند مقامات پر ملکی باشندوں کو تبلیغ کی اور لٹریچر فروخت اور تقسیم کیا۔ مسلمان بھائیوں کو جنہیں عیسائیت کی تعلیم سے زیادہ واقفیت نہیں ہماری موجودگی میں عیسائیوں میں تبلیغ سے بہت خوشی ہوتی ہے اور وہ اپنے عیسائی دوستوں کو تحریک کرتے ہیں کہ جو کچھ اسلام کے بارہ میں وہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ اب دریافت کر لیں۔ کیونکہ اسلام کا مبلغ موجود ہے۔

ایلڈوریٹ میں بھی تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کے مواقع میسر آئے۔ پانچ اسماعیلی فرقہ کے مسلمانوں نے ہماری جماعت کے انگریزی (پندرہ روزہ) اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز کی خریداری قبول کی۔ احمدی دوستوں کو چندوں کی ادائگی اور درویش فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک کی سارا سفر جو تقریباً سات سو میل کا تھا۔ بس اور موٹر میں طے کیا اور جہاں بھی بس مسافروں کو اتارنے یا لینے کے لئے کھڑی ہوتی اشتہارات تقسیم کئے جاتے اور مناسب رنگ میں تبلیغ کی جاتی رہی اس طرح خدا تعالےٰ کے فضل سے کئی سو میل کے علاقہ میں ایک بار پھر ہمارا لٹریچر تقسیم ہوا۔

کسومو میں احمدیہ مسجد میں عید الاضحیٰ کی نماز پڑھائی۔ ایشین احباب کو نفس کی اصلاح بچوں کی تربیت اور اخلاقِ فاضلہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات سے اقتباسات پیش کئے۔ اسی روز شام کے وقت مکرم حافظ سلیمان صاحب شاھد مبلغ سلسلہ مقیم کسومو نے چار معزز افریقنوں کو کھانے پر بلایا ہوا تھا۔ ان میں سے تین اصحاب تشریف لائے۔ ان سے تبادلۂ خیالات ہوا ایک ان میں سے میرے پرانے واقف اور جماعت کے بڑے ہمدرد اور مداح تھے اور اب افریقن ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین ہیں۔ ان سے بڑی دوستانہ گفتگو ہوئی۔ انہوں نے بھی محبت اور یگانگت کا اظہار کیا۔ دوسرے صاحب جو اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ہیں بعد میں بھی ملنے کے لئے آتے رہے اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ جناب قاضی مبارک احمد صاحب بھٹی نے ان صاحب کو سلسلہ کی کتب سے متعارف کرایا تھا۔

عید کے اگلے دن جمعہ تھا اور اسکی ادائگی کا انتظام مکرم حافظ صاحب موصوف نے شہر سے ۲۶ میل دور افریقن علاقہ میں کیا ہوا تھا۔ قریب قریب کے احمدی احباب کو اطلاع مل گئی تھی۔ جب ہم پہنچے تو ڈیڑھ سو کے قریب عورتیں۔ بچے اور مرد نماز کی انتظار میں تھے۔ خاکسار نے سواحیلی زبان میں خطبہ دیا اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے ساتھ خدائی برکات کے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی فرزند اور بروز کامل حضرت امام الزمان علیہ السلام کے ذریعہ ان کے ظہور اور تکمیل کو بیان کیا۔ خطبہ سننے کے لئے کچھ عیسائی دوست بھی آئے ہوئے تھے۔ نماز جمعہ کے بعد تین نوجوانوں نے بیعت کی۔ اس کے بعد ہم نے اور بعض ایشین احمدی نوجوانوں نے جو شہر سے ہمارے ساتھ آئے تھے افریقن دوستوں کی دعوت میں حصہ لیا اور افریقن طرز کے کھانے سے لطف اندوز ہوئے۔ خاکسار سات سال کے بعد اس علاقہ کے بھائیوں اور بہنوں سے ملا تھا۔ اس لئے یہ مختصر سا قیام عجیب روحانی کیفیت کا حامل تھا۔ بار بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و احسانات کو دیکھکر دل سے آپ کے لئے درود نکلتا تھا۔ جن کی بےمثال تعلیم اور نادر عملی نمونہ نے کالے اور گورے لوگوں کو اخوت اور محبت کے نہ ٹوٹنے والے رشتہ میں منسلک کر دیا ہے۔ پھر آپ کی آل مطہرہ کے لئے بھی بے اختیار دعائیں نکلتی تھیں جنہوں نے اس زمانہ میں اسلام کی مصفیٰ تعلیم کو پیش کر کے اور اپنے ماننے والوں کے اندر بے پناہ روحانی قوت پیدا کر کے انہیں ساری اقوام کے لئے داعی اور تبلیغ دین کے سرشار مبلغ بنا دیا ہے۔ اللھم صل علیٰ محمد و آل محمد

دورہ ختم کر کے جب ۲۹ مئی کو نیروبی واپس پہنچا تو معلوم ہوا کہ مشرقی افریقہ کے تینوں علاقوں کو الگ الگ امراء کے ماتحت کر دیا گیا ہے اور خاکسار کو علاقہ ٹانگانیکا کا مبلغ انچارج مقرر کیا گیا ہے۔

اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرتا ہوا یکم جون کو براستہ ممباسہ دار السلام کے لئے روانہ ہوا اور بفضلہ تعالےٰ چھ جون کو یہاں پہنچ گیا۔ کچھ دوستوں سے پہلے سے تعارف تھا۔ باقی احباب نے بھی نہایت محبت و خلوص کا اظہار کیا۔ تاہم کینیا کے احباب اکثر یاد آتے ہیں جن میں خاکسار نے کم و بیش تیرہ سال کا عرصہ گزارا ہے۔ نیروبی سے روانگی کے وقت جناب رئیس التبلیغ صاحب اور نیروبی جماعت کے بہت سے احباب الوداع کہنے کے لئے ریلوے سٹیشن پر آئے ہوئے تھے اسی طرح ممباسہ سے روانگی کے وقت بھی مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما اور مکرم محمد اشرف صاحب بٹ بندرگاہ تک چھوڑنے آئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مشرقی افریقہ کے آرچ بشپ کو دعوت مباحثہ

یہاں آئے ہوئے دو ہی ہفتے ہوئے تھے کہ یہاں کے ایک سواحیلی روزنامہ MWAFRIKA میں اینگلیکن چرچ کے آرچ بشپ مسٹر ایل۔ جے۔ بیچر کا بیان شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے اسلام پر طنز کرتے ہوئے کہا تھا کہ اسلام اور کمیونزم تہذیب کے راستہ میں دو بڑی روکیں ہیں۔ جب ان کا یہ بیان خاکسار کی نظر سے گزرا تو اسی وقت ٹیلیفون پر میں نے اس اخبار کے رپورٹر کو دار التبلیغ میں بلایا اور اسے اپنا بیان اشاعت کے لئے لکھوایا اور تاکید کی کہ کل ہی اسے اخبار کے پہلے صفحہ پر نمایاں طور پر شائع کیا جائے میں نے رپورٹر سے یہ بھی دریافت کیا کہ اس بیان کی جو سخت دلآزار ہے شائع کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ اس نے بتایا کہ اس سے چند ماہ قبل جب ریورنڈ بیچر ولایت گئے ہوئے تھے تو وہاں کے اخبارات میں ان کا بیان شائع ہوا تھا۔ جس میں ان کی طرف یہ الفاظ منسوب کئے گئے تھے کہ اسلام عیسائیت کے لئے خطرہ ہے۔ اب جبکہ دورہ کرتے ہوئے دار السلام پہنچے تو میں نے ان کے اس بیان کے بارہ میں ان سے دریافت کیا انہوں نے بتایا کہ پہلا بیان غلطی سے ان کی طرف منسوب کیا گیا تھا انہوں نے صرف اس قدر کہا تھا کہ کمیونزم کی طرح اسلام بھی تہذیب کے لئے مشکلات پیدا کرتا ہے اور اس کے راستہ میں روکاوٹ ہے۔"

اگلے دن یعنی ۲۰ جون کو اس اخبار نے پہلے صفحہ پر خاکسار کا بیان شائع کیا "آرچ بشپ کے بیان کی تردید" کے دو کالمی عنوان کے نیچے خاکسار کا ذکر کرتے ہوئے اخبار نے لکھا کہ احمدیہ مسلم مشن نے آرچ بشپ کے بیان کی "پرزور" تردید کی ہے اور ان کو دعوت دی ہے کہ وہ اسلام اور عیسائیت کے مسائل کو ایک پبلک جلسہ میں زیر بحث لائیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ ان دونوں مذاہب میں سے کونسا بہتر ہے۔ "آرچ بشپ کو ہرگز مناسب نہیں تھا کہ وہ ایسے بیانات شائع کریں۔ جن سے بین المذاہب تفرقہ پیدا ہو اور اختلافات بڑھیں کیونکہ اس وقت ہمارے ملک کو اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔" اور یہ بھی لکھا کہ اسلامی تہذیب عیسائی تہذیب سے بدرجہا بہتر ہے۔

ایشین اور افریقن مسلمانوں نے خاکسار کے اس بیان پر خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا پادری صاحب کی طرف سے آج تک جواب شائع نہیں ہوا فبھت الذی کفر۔ اس چیلنج کا ذکر ہمارے اپنے سواحیلی ماہنامہ میں بھی شائع ہوا۔ جناب رئیس التبلیغ صاحب نے بھی جماعت کے اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز کے پہلے صفحہ پر اپنا جوابی بیان شائع کیا اور ریورنڈ بیچر کو مقابلہ کے لئے للکارا مگر صدائے برنخاست۔

(باقی)

چندہ وقفِ جدید۔ سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ بھجوا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے اور خدمت دین کے لئے زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔ آمین۔ ناظم مال وقف جدید۔

نام وعدہ کنندہ مع مکمل پتہ	ادائیگی
مکرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودھا شہر	۱۹۸-۰۰
" شیخ فضل الرحمٰن صاحب " "	۱۷۵-۰۰
" ملک صاحب خان صاحب نون " "	۱۰۰-۰۰
" سید مبارک حسین شاہ صاحب " "	۱۲-۰۰
" قریشی محمود الحسن صاحب " "	۲۶-۰۰
" ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب " "	۱۴-۰۰
" شیخ محمد شفیع صاحب " "	۱۰-۰۰
محترمہ خورشیدہ اسماعیل صاحبہ " اوکاڑہ ضلع منٹگمری	۱۱۰-۰۰
مکرم نعمت اللہ صاحب سیکرٹری مال چک ۸۹ ضلع لائل پور بلا تفصیل	۱۳-۰۰
" اللہ بخش صاحب سیکرٹری مال چک ۱۶۸ ضلع سرگودھا بلا تفصیل	۱۸-۳۷
" عبدالعزیز صاحب سیکرٹری مال دودوالی ضلع گجرانوالہ بلا تفصیل	۱۰-۰۰
" چوہدری محمد شریف صاحب ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ بلا تفصیل	۱۲-۰۰
" چوہدری غلام رسول صاحب گنج مغلپورہ لاہور	۳۰-۰۰
" رحمت خان صاحب سیکرٹری مال عالم گڑھ ضلع گجرات بلا تفصیل	۱۹-۰۰
" چوہدری فیض احمد صاحب نصرت آباد اسٹیٹ سندھ	۱۰-۰۰
" ایس۔ ایم۔ خالد صاحب سیکرٹری مال گڑھی شاہو لاہور بلا تفصیل	۱۷-۰۰
" سید تفضل حسین شاہ صاحب اسلام پارک لاہور	۲۶-۰۰
جماعت احمدیہ کراچی	۸۱-۴۴
" خواجہ محمد شریف صاحب دہلی دروازہ لاہور	۱۰-۰۰
" محمد بشیر صاحب کریم نگر فارم سندھ	۶-۵۰
" حافظ عبدالکریم صاحب دہلی دروازہ لاہور	۶۰-۰۰
" شیخ محمد ابراہیم صاحب ریاض	۲۰-۵۰
" محمد ثناء اللہ صاحب " " دہلی دروازہ "	۶-۲۵
" داؤد احمد صاحب ووڈن ملز اسماعیل آباد ملتان	۶-۵۰
" جمعدار نعمت اللہ صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ	۷-۵۰
" رحمت اللہ خان صاحب نیلا گنبد لاہور	۹-۰۰
والد صاحب " " "	۶-۵۰
والدہ صاحبہ " " "	۹-۵۰
" شیخ محمد شریف صاحب " "	۲۰-۰۰
" میاں عبدالمجید صاحب " "	۱۲-۸۸
" نذیر احمد مع والدہ صاحبہ گجرات شہر	۶-۲۵
" شہر نفیہ شاہدہ صاحبہ بنت	۶-۵۷
چوہدری حاکم دین صاحب سول لائن لاہور	۶-۶۲
والدین مرحومین چوہدری حاکم دین صاحب	۶-۵۰
سول لائن لاہور	۶-۶۲
مکرم چوہدری محمد ذوالفقار صاحب پشاور شہر	۶-۲۵
" عبدالجلیل صاحب چوہدری راج گڑھ لاہور	۷-۰۰
" شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری	۱۰-۰۰
" ڈاکٹر عبدالصمد خان صاحب چوہدری نرائن گنج مشرقی پاکستان	۷-۰۰
" ماسٹر محمد صاحب نواب شاہ سندھ	۶-۳۷ / ۶-۵۰
" چوہدری غلام احمد صاحب بہاولنگر	۷-۵۰
" ملک عبدالرحمٰن صاحب رئیس قصور	۲۰۰-۰۰
" ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جہانیاں ضلع ملتان	۶-۰۰
" سید عطاء الرحمان صاحب " "	۶-۰۰
" چوہدری عنایت علی صاحب ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ	۶-۳۷
" چوہدری عنایت علی صاحب از طرف رسول بیگم "	۶-۰۰
" مستری مولا بخش صاحب کاچھلو ضلع تھرپارکر	۷-۰۰
محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ " " "	۶-۵۰
" رحیم بی بی صاحبہ " "	۶-۵۰
مکرم رمضان احمد صاحب " "	۶-۷۵
" رفیق احمد صاحب " "	۶-۵۰
" شمس نور صاحبہ اہلیہ محمد صدیق صاحب	۶-۵۰
جماعت احمدیہ کراچی	۱۱۶-۷۵
مکرم ایم منظور احمد صاحب ننہال ضلع گجرات	۷-۰۰
" میاں نذر احمد صاحب جہلم شہر	۶-۵۰
" محمد اکبر صاحب فانی سیکرٹری مال محمد آباد اسٹیٹ سندھ بلا تفصیل	۲۶-۰۰
" محمد نذیر صاحب فصلدار نہر بنیانہ بنگلہ ضلع لائلپور	۸-۰۰
محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ نواب الدین صاحب ننہال ضلع گجرات	۲۸-۰۰
مکرم منور احمد صاحب جاوید گنج مغلپورہ لاہور	۱۹-۰۰
" شیخ محمد اسمٰعیل صاحب شیخوپورہ شہر	۶-۱۲
" شیخ گلزار احمد صاحب پراچہ " "	۸-۰۶
" چوہدری مقبول احمد صاحب	۳۵-۰۰
" چوہدری ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال ۲/T.D.A ضلع سرگودھا بلا تفصیل	۸-۰۰
" ملک عبدالرحمٰن صاحب رئیس قصور	۱۰۰-۰۰
" صوبیدار غلام رسول صاحب آرڈیننس کور	۱۰-۳۰
" حوالدار نذیر محمد صاحب " "	۶-۲۵
" حوالدار نعیم احمد صاحب " "	۱۰-۳۰
" نائک ظہور احمد صاحب " "	۶-۲۵
" کلرک شوق محمد صاحب " "	۶-۲۵
" چوہدری بشیر احمد صاحب چاہ بھاگووالی ضلع ملتان	۶-۵۰
نعمت علی خان صاحب چاہ بھاگووال ضلع ملتان	۶-۵۰
منشی محمد جمیل صاحب محمود آباد فارم سندھ	۶-۲۵
خلیل الرحمٰن صاحب کرونڈا ضلع کومیلا (بلا تفصیل)	۱۰-۰۰
اے۔ اے خان صاحب سیکرٹری مال چٹاگانگ بلا تفصیل	۹-۰۰
شاہ نواز صاحب سکنہ کھریپڑ ضلع سیالکوٹ (بلا تفصیل)	۲۵-۰۰
بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال چک پنجاب ضلع لائلپور (بلا تفصیل)	۹-۰۰
عبدالعزیز صاحب ٹمبر مرچنٹ کنری سندھ	۱۴-۰۰
میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد ضلع سرگودھا	۳۵-۰۰
محمد اسلم صاحب سکنہ داتو کے ضلع سیالکوٹ	۶-۱۲
چوہدری شاہ محمد صاحب پریذیڈنٹ مرالہ ضلع گجرات (بلا تفصیل)	۲۱-۸۸
ملک عزیز احمد صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر ایس ڈی او ریلوے	۲۴-۰۰

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے ایک مخلص بہن کی طرف سے قابلِ قدر اخلاص کا نمونہ!

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب احمدی کاٹھی کراچی سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"میری بیٹی ڈاکٹر امۃ الحفیظ بیگم ڈاکٹر حبیب الرحمٰن خان صاحب نے اپنے بیٹے خالد حبیب کے امتحان میں کامیاب ہو کر ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی میں ایم بی بی ایس کلاس میں داخل ہونے کی خوشی میں حسب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون یکصد روپیہ ارسال کیا ہے۔"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مخلص بہن کے اخلاص میں ترقی دے اور ان کی اس قربانی کو قبول فرما کر انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ نیز ان کے بیٹے خالد حبیب کی اس کامیابی کو آئندہ بے شمار، بابرکت اور عظیم الشان کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

جملہ احمدی بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے اس ارشاد مبارک پر کہ

"خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ ممالک بیرون کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے"

بشاشت سے عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین (وکیل المال اول تحریک جدید)

ایصالِ ثواب کیلئے ایک مخلص بہن کا عطیہ برائے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی)

محترمہ انور سلطانہ صاحبہ بیگم مکرم مبارک احمد صاحب ارشاد کورنگی کریک کراچی سے اپنے خط مورخہ ۳/۱۱/۶۱ میں تحریر فرماتی ہیں:۔

"ابھی دس بجے شب میری نظر سے اخبار الفضل مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء گزرا۔ مسجد فرینکفورٹ جرمنی کے نام کندہ کروانے کی تاریخ بڑھ گئی۔ بڑی خوشی ہوئی۔ الحمد للہ! کیونکہ میری زبردست خواہش تھی کہ میں اپنے مکرم محترم والد صاحب قاضی عزیز الدین صاحب آف فیض اللہ چک مرحوم کے نام ڈیڑھ صد روپیہ کی رقم مسجد فرینکفورٹ جرمنی میں دوں گی۔ میں نے اسی نیت سے روپے جمع کرنے شروع کئے تھے ..... ستر روپے مسجد فرینکفورٹ جرمنی کے لئے محفوظ رکھے۔ اب وقت تھوڑا ہے۔ اس لئے کل اپنی انگوٹھی سونے کی فروخت کر کے انشاء اللہ تعالیٰ اپنے حضرت والد صاحب مرحوم کی طرف سے ڈیڑھ صد روپے منی آرڈر کروں گی۔ خدا تعالیٰ میری اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے۔"

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس بہن کے اخلاص میں ترقی دے اور آپ کی اس قربانی کو قبول فرما کر انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ نیز ان کے والد ماجد مکرم قاضی عزیز الدین صاحب مرحوم کے درجات کو بلند فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

دیگر مخیر احباب بھی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کے ماتحت اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو مورخہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہوا۔ جو خدام دینی، علمی، ذہنی اور ورزشی مقابلوں میں نمایاں طور پر کامیاب رہے ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے:-

علمی مقابلے

تقریری مقابلہ

معیار اوّل:- اوّل۔ سید داؤد احمد صاحب جامعہ احمدیہ۔ انور وعطاء الکریم صاحب شاہد جامعہ احمدیہ
دوم:- راجہ نذیر احمد صاحب ظفر
معیار دوم اوّل:- عطاء المجیب صاحب راشد۔ ربوہ
دوم:- شفیق احمد صاحب طاہر جامعہ الرؤجامعہ احمدیہ
معیار سوم:- اوّل:- جمیل احمد صاحب کراچی
دوم:- محی الدین صاحب انڈونیشین جامعہ احمدیہ

مقابلہ مضمون نویسی

معیار اوّل:-
اوّل:- محمد اسلم صاحب قریشی جامعہ احمدیہ ربوہ
دوم:- محمد شفیق صاحب قیصر جامعہ احمدیہ ربوہ
معیار دوم:-
اوّل:- نصر اللہ خاں صاحب ناصر جامعہ ربوہ
دوم:- منور احمد صاحب چوہدری راولپنڈی
معیار سوم:-
اوّل:- عبدالسلام صاحب الرشد۔ ربوہ
دوم:- عطاء المجیب صاحب راشد ربوہ۔

مقابلہ حفظ قرآن کریم

اوّل:- رانا منظور احمد صاحب لائلپور
دوم:- راجہ نصیر الدین صاحب راولپنڈی۔

مقابلہ ترجمہ و تفسیر قرآن کریم

معیار اوّل:-
اوّل۔ مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی ربوہ
دوم۔ حافظ محمد اعظم صاحب لاہور
معیار دوم:-
اوّل۔ عزیز محمود صاحب اظہر جامعہ احمدیہ ربوہ
دوم۔ رشید احمد صاحب جاوید
معیار سوم:-
اوّل۔ رانا منظور احمد صاحب۔ لائلپور
دوم۔ نصیر الدین صاحب راولپنڈی۔

مقابلہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ

معیار اوّل:-
اوّل۔ قاضی نعیم الدین احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ
دوم۔ راجہ نصیر احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ
معیار دوم:-
اوّل۔ عزیز محمود صاحب اظہر جامعہ احمدیہ ربوہ

دوم۔ نذیر احمد صاحب ساجد سرگودھا۔
معیار سوم:-
اوّل:- راجہ نصیر الدین صاحب راولپنڈی
مرزا منصور احمد صاحب جامعہ ربوہ
دوم:- فضل الرحمٰن صاحب سعید میانوالی۔

مقابلہ حدیث

معیار اوّل:-
اوّل۔ سید داؤد احمد صاحب۔ جامعہ احمدیہ
دوم:- قاضی نعیم الدین صاحب " "
معیار دوم:-
اوّل۔ نذیر احمد صاحب ساجد سرگودھا
دوم۔ عبد اللطیف صاحب لائلپور
معیار سوم:
اوّل:- راجہ نصیر الدین صاحب راولپنڈی
دوم:- صفی اللہ صاحب۔ ربوہ۔

مقابلہ معلومات عامہ

معیار اوّل:-
اوّل:- سید داؤد احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ۔
دوم۔ راجہ نصیر احمد صاحب " "
معیار دوم:-
اوّل:- رشید احمد صاحب جاوید۔ ربوہ
دوم:- ارشد ترمذی صاحب۔ ربوہ
معیار سوم:-
اوّل۔ فضل احمد صاحب ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ
دوم۔ محمد انور صاحب " "

مقابلہ مشاہدہ و معائنہ

اوّل:- سید داؤد احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ
دوم:- خواجہ محمد اکرم صاحب محمد نگر لاہور

مقابلہ پرچہ دینی معلومات

اوّل۔ مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ
دوم:- مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی ربوہ

تربیتی کلاس

اوّل:- محمد ادریس صاحب نیلے کراچی
دوم:- سید محمد یحییٰ صاحب کراچی۔

ذہانت

اوّل:- ظفر اللہ صاحب۔ کراچی
دوم:- صوفی محمد اسحٰق صاحب۔ ربوہ
و راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ربوہ

فہرست انعامات ورزشی مقابلے

انفرادی کھیلیں:-

۱۔ اونچی چھلانگ
سراج الحق ربوہ اوّل
ضیاء الحق کوئٹہ دوم

۲۔ لمبی چھلانگ
نصیر الدین بہلولپور اوّل
رحمت علی سرگودھا دوم

۳۔ گولہ پھینکنا
مجید اللہ انور آباد اوّل
میر رفیع احمد منگلا دوم

۴۔ نیزہ پھینکنا
نصیر احمد ربوہ اوّل
نعیم احمد ربوہ دوم

۵۔ کلائی پکڑنا
اللہ بخش کوٹ سلطان اوّل
محمد عیسیٰ ربوہ دوم

۶۔ دوڑ ۱۰۰ گز
نصیر الدین بہلولپور اوّل
محمد شریف ربوہ دوم

۷۔ دوڑ ۴۴۰ گز
سراج الحق ربوہ اوّل
ظفر احمد ربوہ دوم

اجتماعی کھیلیں:-

کھیل	اوّل	دوم
۱۔ والی بال	ربوہ B	ربوہ A
۲۔ فٹ بال	ربوہ B	کراچی
۳۔ رسّہ کشی	ربوہ	راولپنڈی
۴۔ کبڈی		

"اپنے نظریات کی حفاظت کیلئے امریکہ جنگ سے بھی گریز نہیں کرے گا"

"ہمارے عزائم کے بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں رہنی چاہیئے" (صدر کینیڈی)

واشنگٹن ۱۳ رنومبر - صدر کینیڈی نے صلح کی یادگار کے موقع پر نامعلوم سپاہی کی قبر پر پھول چڑھاتے ہوئے کہا ہے کہ اگر امریکہ کو اپنے نظریات کی حفاظت کے لئے لڑنا پڑا تو وہ اس سے کبھی گریز نہیں کرے گا۔

صدر کینیڈی نے کہا "امن امریکہ کا ایمان ہے۔ لیکن اگر امن کی حفاظت کے لئے تلوار اٹھانے کی ضرورت پڑی تو امریکہ کبھی دریغ و تامل کا مظاہرہ نہیں کرے گا۔ آپ نے کہا۔" امریکہ کے عزائم کے بارے میں کسی کو غلط فہمی میں مبتلا نہیں رہنا چاہئے"۔

صدر کینیڈی نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پرامن زندگی گزارنے کی بجائے انسان کے دوسرے انسانوں کو ہلاک کرنے کے لئے نت نئے طریقے دریافت کرنے میں زیادہ استعداد حاصل کر لی ہے۔ آپ نے کہا جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ ہم صبر اور استقلال سے امن کو حاصل کریں گے۔ اسے حاصل کرنے کے لئے ایک عرصہ درکار ہو گا"۔

اس تقریب کے موقع پر دس ہزار سے زیادہ افراد کا اجتماع تھا۔ جبکہ اکیس توپوں کی سلامی دی جا رہی تھی۔ صدر کینیڈی نے یادگار پر پھولوں کی ایک چادر چڑھائی اور اس کے بعد دو منٹ کی خاموشی اختیار کی۔

• کراچی ۱۳ رنومبر - صدر محمد ایوب خان نے جنرل جمال گرسل کو جمہوریہ ترکیہ کا صدر منتخب ہونے پر جو پیغام تہنیت بھیجا تھا۔ صدر گرسل نے اس کا شکریہ ادا کیا ہے +

ڈاکٹر عبادت بریلوی کا لیکچر

بقیہ صفحہ اول

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے لیکچر میں تنقید نگار کے فرائض کے علاوہ تنقید کی تعریف اور تنقید کے جدید رجحانات پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ تنقید کا آغاز تاثر سے ہوتا ہے اور اس لحاظ سے ہر شخص نقاد کہلا سکتا ہے کیونکہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہوتا جو کسی چیز کو دیکھ کر کچھ نہ کچھ تاثر نہ لے تاہم ایک ادبی تخلیق کے نقاد کا تاثر ایک خاص زاویہ نگاہ کا مظہر ہوتا ہے اور یہ زاویۂ نگاہ ادبی تخلیق کے ماحول اور معاشرے کی مخصوص اقدار کے باہمی امتزاج سے معرض وجود میں آتا ہے اس لحاظ سے ہم زاویۂ نظر کے اظہار کو تنقید کہہ سکتے ہیں تاہم تنقید نگار کے لئے ضروری ہے کہ وہ تخلیقی فن کار کے ادبی مزاج سے واقف ہو اور اس کے ساتھ ساتھ انسانی اقدار اور جمالیاتی اقدار پر بھی اسے پورا پورا عبور حاصل ہو۔ اس کے بعد آپ نے تنقید کے عمرانی، نفسیاتی اور تاثراتی رجحانات پر روشنی ڈالی لیکچر کے اختتام پر سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔

آخر میں صاحب صدر کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم چوہدری محمد علی صاحب مضطر پروفیسر تعلیم الاسلام کالج نے اپنا کلام سنایا جو بہت پسند کیا گیا۔

درخواست دعا۔ میری خالہ صاحبہ اہلیہ صوفی کریم بخش صاحب زیروی قریباً ۶ ماہ سے دل کی بیماری میں مبتلا ہیں صحابیہ حضرت مسیح موعود ہیں۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں انکی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ دعبدالمنان طلبی گول بازار ربوہ